1۔ حمد

ماہرؔ القادری

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
معراج	عظمت، بلندی	وجدان	دریافت، ذکاوت
صانع	کاریگر، خالق	خلاّق	تخلیق کرنے والا
ثناء	سبحان، پاک	قدیر	قدرت رکھنے والا
گلبانگ	بلبل کی آواز، چہکنا، شادی کا شور	آیات	آیت کی جمع، نشانیاں
معراج	بلندی	شہادت	گواہی
حمدوثناء	اللہ تعالی کی تعریف	آیاتِ الٰہی	اللہ تعالی کی نشانیاں
خزاں	پت جھڑ	نکہت	خوشبو، مہک
ترنم	غنا، الاپ، نغمگی	پُکار	آواز

اشعار کی تشریح

شعر نمبر۔1

فکر و دانش کی ہے معراج خدا کا اِقرار یہی وجدان کی آواز ہے، فطرت کی پکار

تشریح: اس شعر میں شاعر ماہرؔ القادری کہہ رہے ہیں کہ انسان کی سوچنے اور سمجھنے ک بلندی یہی ہے کہ انسان ذات باری تعالی کے وجود کا اقرار کرے۔ اللہ تعالی کو ایک ماننا ہی انسان کی ضمیر کی آواز ہے۔ اللہ تعالی کی قدرت اور خلاّق خود اس بات کی گواہ ہے کہ اس دنیا کوپیدا کرنے والا اور اس کو چلانے والا صرف اور صرف اللہ ہے۔ثناء کی آوازیں ہر جگہ گونجتی ہیں۔ اگر انسان اپنے ارد گرد نظر ڈالے اور تخلیق کانات کے بارے میں غور و فکر کرے تو یقیناً اُس کی عقل پکار اٹھے گی کہ اِس کانات میں کوئی ایک ہستی ضرور ہے جو اس کا نظام چلارہی ہے۔ جب کوئی صاحبِ فکر دنیا کے رازوں سے پردہ اُٹھانے کی کوشش میں فطرتِ خداوندی پر غور و فکر کرتا ہے تو اُسے اس میں اس کے خالق کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔

شعر نمبر۔2

ذرّے ذرّے کی شہادت کہ خدا ہے موجود پتے پتے کو ہے صانع کی صفت کا اقرار

تشریح: اس شعر میں شاعر ماہرؔ القادری اللہ تعالی سے اپنی محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے اللہ ! اس کانات کا چھوٹے سے چھوٹا ذرہ اس بات کا گواہ ہے کہ اے اللہ ! تو ہی ان سب کا بنانے والا ہے۔ ماہرین نباتات خوب جانتے ہیں کہ ہر درخت کے پتے دوسرے پتے سے مختلف اور ہر پودا دوسرے پودے سے مختلف ہوتا ہے۔ ہر جنس و انس سے لے کر حیوانات و نباتات سب تیری کارکردگی اور خلاّقی کا اقرار کرتے ہیں۔پتوں کو ہی دیکھ کر ان کے نام لکھے جاتے ہیں۔ پتے ہی ان کی پہچان ہوتے ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ اس کانات کی ہر چیز اللہ تعالی کی بنائی ہوئی ہے اور ہر چیز اس کی کاریگری کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

شعر نمبر۔3

اُسی خلاّق نے جوہر کو توانائی دی پھول پتوں کو عطا جس نے کیے نقش و نگار

تشریح: شاعر ماہرؔ القادری اللہ تعالی کی نعمتوں کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ تعالی نے خاک سے بنے ہوئے انسان کو روح پھونکی اور پھر انھیں طاقت دی اور قوت بخشی۔ اُسی نے انسان کو سوچ سمجھ عطا کی جس کے بل پر اُسے دنیا کی چیزوں پر غور و فکر کرنے کی عادت پڑی اور وہ آسمان کی بلندیوں تک پہنچ گیا۔ یہ اللہ ہی کی ذات ہے جس نے انسان کو ہر قسم کے رنگ و بُو سے بھر دیا۔ ہر قسم کے درخت اور پھول پیدا کیے تاکہ لوگ ان سے فائدہ اٹھا سکے۔ ایسی ایسی چیزیں عطا کی جنھیں دیکھ کر لوگوں کی سوچ دنگ رہ جاتی ہے۔ یہ حُسن و رعنائی ، یہ ترتیب اور یہ جامعیت اللہ کی ذات کے علاوہ کوئی اور نہیں بنا سکتا۔

شعر نمبر۔4

اُسی خالق ، اُسی مالک کی ہے سب حمد و ثناء آبشاروں کا ترنم ہو کہ گلبانگِ ہزار

تشریح: شاعر ماہرؔ القادری اس شعر میں کہتے ہیں کہ انسان تو اللہ تعالی کی تعریف بیان کرتا ہی ہے مگر اللہ تعالی کی تمام مخلوق ہر جاندار اس کی تعریف و توصیف میں مگن ہے۔ ایک بلند چوٹی سے گرنے والا پانی بھی ایک آبشار کی صورت میں اللہ تعالی کی حمد وثناء ہی بیان کر رہا ہے۔ثناء مشرق سے مغرب تک ہر جگہ چار سو پھیلی ہوئی ہے ۔ وہ بلبل یا دوسرے لاکھوں پرندے کا چہکنا ہو، سب اسی کی بڑائی اور بزرگی بیان کرنے کے انداز ہیں۔ مطلب ہر ایک زی رُوح اللہ کی تعریف کرنے میں مشغول ہے۔ سب اپنے بنانے والاے کی عظمت اور صفت بیان کر رہے ہیں۔

شعر نمبر۔5

یہ سب آیاتِ الٰہی ہیں، ذرا غور سے دیکھ اُس کی پھر حمد بیاں کر، اُسی خالق کو پکار

تشریح: اس شعر میں شاعر ماہرؔ القادری انسان سے مخاطب ہو کر کہتے کہ اے اانساں ! اس کانات میں اگر غور کرو تو اس میں موجود ہر شے تجھے اللہ کا پتا دے گی۔ ہر ایک چیز اپنی زبان سے اللہ تعالی سے اس بات کا اقرار کر رہی ہے کہ اس کوپیدا کرنے والا ایک بے مثال اور لاجواب ہے۔ ہر جگہ اللہ کی ثناء چلتی پھرتی نظر آتے ہے۔ اس لیے ہمارا بھی یہ فرض ہے کہ

جب کوئی مصیبت آجائے تو اپنی فریاد اسی سے کریں، اپنے سب دُکھ سُکھ میں اِسی کو شریک کریں۔ یہی ہماری سننے والا ہے اور ہماری مشکلات میں آسانی یہی کرنے والا ہے۔ اللہ تعالی کے سوا کسی اور کو مدد کے لیے پکارنا شرک اور گناہ کبیرہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالی ہی سب کچھ عطا کرنے والا ہے۔

شعر نمبر۔6

اُس کی صنعت کے نمونے ہیں وہ نکہت ہو کہ رنگ اُس کی قدرت کے کرشمے ہیں، خزاں ہو کہ بہار

تشریح: اس آخری شعر میں شاعر ماہرؔ القادری کہتے ہیں کہ کسی قسم کی خوشبو ہو یا کوئی سا رنگ ہو سب ہی اللہ تعالی کی خلاّق اور ہنر مندی کا نتیجہ ہے۔ یہ اللہ تعالی ہی کی قدر ہے کہ دنیا میں ہزاروں انواع ق اقسام کے پھول ہیں جب میں ہر پھول کا رنگ اور خوشبو ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ خزاں کا موسم ہو یا بہار کا، پتے جھڑ جایں، سر سبزا پھوٹ رہا ہو سب اس کی ہی قدر کے کمالات ہیں ، سب اسی قادر مطلق کے ہاتھ کے مظہر ہیں۔ اللہ ہی ہے جو دن کو رات بناتا ہے اور رات کو دن میں تبدیل کرتا ہے۔ یہ سب

تبدیلیاں اللہ ہمیں اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے دکھاتا ہے۔ دنیا کی ہر چیز کا خالق و مالک اللہ تعالی ہی ہے۔ اور کانات کا ایک پتا بھی اللہ تعالی کے حکم کے بغیر نہیں ہل سکتا۔

(ماہرؔ القادری)

مشق

سوال نمبر۱۔ "یہ سب آیات الٰہی ہیں، ذرا غور سے دیکھ"۔ حمد کے اشعار کے پس منظر میں اس مصرعے کی وضاحت کریں۔

جواب: اس شعر میں شاعر انسان سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ اے انسان! اس کائنات میں اگر غور کرو تو اس میں موجود ہر شے تجھے اللہ کا پتا دے گی۔ ہر ایک چیز اپنی زبان سے اللہ تعالیٰ سے اس بات کا اقرار کر رہی ہے کہ اس کو پیدا کرنے والا ایک بے مثال اور لاجواب ہے۔ ایک انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی ثناء موجود ہے۔ اس لیے ہمارا بھی یہ فرض ہے کہ جب کوئی مصیبت آجائے تو اپنی فریاد اللہ تعالیٰ سے کریں۔، اپنے دُکھ سُکھ میں اسی کو شریک کریں اللہ تعالیٰ ہی ہمارے سننے والا ہے اور ہماری مشکلات میں آسانی پیدا کرنے والا ہے۔

سوال نمبر۲۔ اس حمد میں اللہ تعالیٰ کی جن صفات کا ذکر کیا گیا ہے، اُنھیں اپنے الفاظ میں لکھیں۔

جواب: شاعر ماہر القادری نے اس حمد میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ فکر و دانش کا معراج ہے اور کائنات کے ذرّے ذرّے میں موجود ہے۔ جوہر کو توانائی اور پھول پتوں کو خوب صورت نقشو نگار دینا اسی کا کرشمہ ہے۔ نور اور خوشبو دینے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے اور خزاں و بہار کے موسموں میں تبدیلی لانے والی ذات بھی خالق کائنات کی ہے۔

سوال نمبر۳۔ حمد کی تعریف کریں۔ اس حمد کے علاوہ کوئی سے تین حمدیہ اشعار تحریر کریں۔

جواب: حمد کی تعریف:

نظم کی ایک قسم جس میں اللہ تعالیٰ کی بزرگی، ثناء، عظمت، ذات اور صفات بیان کی جائیں۔

خواجہ الطاف حسین حالیؔ کے تین حمدیہ اشعار:

قبضہ ہو دلوں پر کیا اور اس سے سوا تیرا　　اک بندہ نافرماں ہے حمد سرا تیرا

گو سب سے مقدّم ہے حق تیرا ادا کرنا　　بندے سے مگر ہو گا حق کیونکر ادا تیرا

محرم بھی ہے ایسا ہی جیسا کہ ہے نامحرم　　کچھ کہہ نہ سکا جس پر یاں بھید کھلا تیرا

سوال نمبر۴۔ قواعد کے حوالے سے جملے درست کریں۔

(الف)۔ یا کھانا کھاؤ یا چائے پیو۔

(ب)۔ اے لوگوں! مری بات غور سے سنو۔

(ج)۔ وہ ہنستا ہو بولا۔

(د)۔ جب میں لاہور پہنچ جاؤں گا تم کو خط لکھوں گا۔

(ہ)۔ میں نے در حقیقت میں اُسے تمام صورتِ حال بتا دی۔

جواب: (الف) کھانا کھاو یا چائے پیو۔

(ب) لوگو! میری بات سنو۔

(ج) وہ ہنستے ہوئے بولا۔

(د) جب میں لاہور پہنچوں گا تو تمہیں خط لکھوں گا۔

(ہ) میں نے در حقیقت میں اُسے تمام صورتحال بتا دی۔

سوال نمبر۵۔ اس حمد کے قوافی لکھیں۔

جواب: اقرار، پکار، اقرار، نقش و نگار، ہزار، پکار، بہار اس حمد کے قوافی ہیں۔

سوال نمبر۶۔ حمد کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

جواب: اگر انسان اپنے ارد گرد نظر ڈالے اور تخلیق کائنات کے بارے میں غور و فکر کرے تو یقیناً اُس کی عقل پکار اٹھے گی کہ اِس کائنات میں کوئی ایک ہستی ضرور ہے جو اس ہستی کا نظام چلا رہا ہے۔

عقل اور سمجھ کی انتہائی بلندی خدا کے وجود کا اقرار ہے۔ یہی وجدان اور یہی فطرت کی پُکار ہے۔ زرّہ زرّہ خُدا کی موجودگی کی گواہی دیتا ہے۔ اور ہر ایک پتا اس کی کارکردگی کی صفت کا معترف ہے۔ اسی پیدا کرنے والے نے جوہر کو توانائی دیتا ہے اور پھولوں اور پتوں کو خوبصورتی کے لیے بیل و بوٹے عطا کیے۔ اسی پیدا کرنے والے مالک کے لیے سب تعریفیں ہیں۔ آبشاروں موسیقی ہو یا ہزاروں پرندوں کا چہکنا اسی کی حمد و ثناء کا ایک انداز ہے۔ ثناء جب بھی آتی ہے گھر میں خوشحالی چھا جاتی ہے۔ انسان اگر غور سے دیکھے تو یہ سب اللہ تعالیٰ کی موجودگی کی نشانیاں ہیں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی نشانیاں بیان کر رہے ہیں۔ اور اپنے پیدا کرنے والے کو بلا رہے ہیں۔ طرح طرح کی خوشبوئی اور قسم قسم کے رنگ اسی کی کاریگری کا حاصل ہے۔ پت جھڑ اور بہار سبھی اس کی قدرت کے کمالات ہیں۔ خزاں کا موسم ہو یا بہار کا، پتے جھڑ جائیں، سرسبز پھوٹ رہا ہو سب اس کی ہی قدرت کے کمالات ہیں۔ سب اسی قادر مطلق کے ہاتھ کے مظہر ہیں۔ اللہ ہی ہے جو دن کو رات بناتا ہے اور رات کو دن میں تبدیل کرتا ہے۔ یہ سب تبدیلیاں اللہ ہمیں اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے دکھاتا ہے۔

نظم:

(۱)۔ نظم کے لفظی معنی ہیں "پرونا" جیسے موتی لڑی میں پروئے جاتے ہیں۔ "ادب کو رُو سے اشعار کے مجموعے کو نظم کہتے ہیں۔

(۲)۔ "کسی ایک خیال یا موضوع کے تحت لکھے گے اشعار کو نظم کہتے ہیں"۔

پابند نظم:

اس نظم میں وزن اور بحر کے ساتھ ساتھ قافیہ اور بسا اوقات ردیف کی پابندی بھی ضروری ہوتی ہے۔